موضوع :- چند تمہیدی باتیں

استاد:- مفتی عبدالواحد قریشی صاحب حفظہ اللہ

مسئلہ تراویح درس نمبر ایک(1)

موضوع :- چند تمہیدی باتیں

استاد:- مفتی عبدالواحد قریشی صاحب حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلۂ تراویح کی ابتدا کرتے ہیں اس کے بارے میں ایک دو باتیں ذہن میں رکھیں یہ تراویح ترویحۃ کی جمع ہے ترویحہ کہتے ہیں ہر چار رکعت کے بعد آرام کرنے کو لفظ تراویح اسکا مطلب ہے ایسے آرام کرنے والے وقفے جو متعدد ہو یہ وہ عبادت ہے جو رمضان المبارک میں کی جاتی ہیں رمضان المبارک کے علاوہ نہیں۔

اہل السنت والجماعت کے نزدیک اہل سنت والجماعت سے مراد آئمہ اربعہ کے مطبعین ہیں انکے مطابق بیس رکعت تراویح یہ سنت رسول ﷺ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے اور اسی کو ہی مسنون کہا گیا ہے۔

اہل بدعت غیر مقلدین اور اہل بدعت مکفرہ روافض اس تراویح کا انکار کرتے ہیں

مستقل طور کے اوپر روافض نے انکار کر دیا وہ سرے سے مانتے نہیں ہیں۔ اور غیر کے مقلدین یہ مانتے ہیں لیکن تراویح نہیں مانتے ترویحتین مانتے ہیں یعنی دو ترویحہ آٹھ رکعت کو یہ مسنون کہتے ہیں اور یہ رسول اللہ ﷺ کے لئے آٹھ رکعت تراویح رمضان المبارک میں پڑھنے کے قائل ہیں منہ سے تو یہ کہتے ہیں کہ نہ بابا ہم بیس رکعت جائز سمجھتے ہیں۔

ہماری کتنے غیر مقلدین سے بات ہوئی ہے آج تک دنیا کا کوئی غیر مقلد اپنی کائنات کے کرہ ارض پر ایک مسجد نہیں دکھا سکتا جہاں پر بیس رکعت تراویح کے جواز پر عمل ہو رہا ہو۔ جائز کہتے ہیں پر مانتے نہیں ہیں نہ عملی طور پر نہ قولی طور پر۔ تو اہلسنت والجماعت کے دلائل جو تراویح کے متعلق ہیں اس کے ذکر کرنے سے پہلے۔

میں آپ کی خدمت میں چند تمہیدات پیش کر دیتا ہوں۔
نمبر ایک :- رسول اللہ ﷺ نے تراویح کیسے پڑھی ہے کیسے نہیں پڑھی۔ حدیث پاک کے مطابق جو تمام احادیث کو ہم اپنے سامنے رکھے تو ہمارے سامنے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تراویح کی نماز جو ادا فرمائی ہے وہ رمضان المبارک میں تین راتوں کے اندر تراویح کی جماعت ادا فرمائی
تین راتیں اور وہ بھی ایک ایک رات کے وقفے کے ساتھ۔

مثلاً آپ علیہ صلواۃ و السلام نے ایکیس کی رات کو پڑھا بائیس چھوڑ دیا۔ یا بعض روایتوں میں آتا ہے تیئیس کو پڑھا تو پھر اسکے بعد چوبیس کو چھوڑ دیا
پھر حضور علیہ السلام نے پچیس کو پڑھا پھر ستائیس کو پڑھا درمیانی راتوں میں اللہ کے رسول ﷺ تشریف نہیں لاتے تھے اور نا ہی پڑھتے تھے۔ تو حضور علیہ سلام سے تین راتیں پڑھنا ثابت ہے وہ تین رات جو حضور ﷺ نے پڑھی ہیں وہ کتنی رکعتیں ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ جس رات جو نماز پڑھاتے تھے وہ چوبیس رکعتوں کا ذکر آتا ہے۔ اور بعض روایتوں میں ستائیس کا آتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت مصنف عبد الرزاق میں ہیں

صَلّٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرَ۔(۱)

اللہ کے رسول ﷺ نے یہاں بیس رکعت تراویح پڑھائی۔ اور اسکے بعد وتر پڑھایا کہی "اربعۃ عشرین" کا لفظ آتا ہے تو اس سے مراد چار فرض ہیں بیس تراویح اور تین وتر ہیں۔ تو یہ ستائیس کی روایت بھی آتی ہے چوبیس کی بھی آتی ہیں بیس کی بھی آتی ہے حضور علیہ صلوۃ والسلام نے یہ پڑھایا

اب حضور ﷺ نے یوں پڑھایا اس کے بعد صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اگلے دنوں میں انتظار کرتے رہیں حدیث پاک کے مطابق رسول اللہ ﷺ تشریف نہیں لائے اور حضور علیہ صلاۃ و سلام نے نماز تراویح نہیں پڑھائی جب اللہ کے رسول ﷺ تشریف نہیں لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اگلے دن اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا ! یا رسول اللہ ﷺ آپ تشریف نہیں لائے تھے؟ ہم اس نماز کے پڑھنے کے انتظار میں تھے جو آپ ہمیں زائد رمضان میں پڑھاتے ہیں۔

---

(۱) مصنف ابن عبد الرزاق کی یہ روایت ہمیں نہیں ملی۔

البتہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی یہی روایت
(مصنف ابن ابی شیبۃ ج5ص225 رقم 7774) پر موجود ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، اوقال ان يقتب عليكم۔۔۔الاخ (۱)

یہ صحیح بخاری میں بھی ہے
کہ مجھے اس بات کا خوف تھا کہ کہی تمہارے اوپر فرض نہ ہو جائے
اسی وجہ سے میں پڑھانے کے لیے نہیں آیا۔ بس آپ اس کو اپنے
گھروں میں پڑھو
رسول اللہ ﷺ کے دور میں یوں ہی پڑھی جاتی رہی گھروں میں ہی
صحابہ پڑھتے تھے پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں
بھی ایسا تھا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا جب دور آیا ہے تو حضرت عمرؓ
نے اسے باجماعت روزانہ کی بنیاد پر مسجد میں ہی شروع فرمادیا

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے دور میں حضرت عمرؓ نے
یہ بات کیو کی تھی انہوں نے بیس رکعت شروع کیو کرائی رازانہ کی
بنیاد پر بیس رکعت تو اللہ کے رسول ﷺ نے شروع نہیں فرمائی
تھی؟

---

(۱) الحديث رقم : اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التهجد، باب: تحريض النبي صلى الله عليه وآله وسلم على صلاة الليل والنوافل من غير ايجاب، 1 / 380، الرقم: 1077،

و في كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان، 2 / 708، الرقم: 1908،

اس کا بہت آسان اور بہتر جواب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کی دلیل حدیث پاک میں موجود ہے۔ میں اس کو ایک تصور کی طرز پہ آپ کو سمجھا نا چا ہونگا حضرت عمرؓ سے گویہ صحابہ نے پوچھا ہونگا امیر المومنین جو کام حضور ﷺ نے نہیں کیا آپ کیو شروع کر رہے ہیں؟

حضرت عمرؓ نے فرمایا حضور پاک ﷺ نے ایک لفظ فرمایا تھا

أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُم،

یہ لفظ خشیت میری دلیل ہے۔ بھئی وہ کیسے ہیں؟ فرمایا وہ اس طرح دلیل ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا مجھے خوف ہے کہ تمہارے اوپر فرض ہوجائے گی تو خوف ہے کا معنی یہ ہے کہ آسمان سے فرشتہ اترے گا جبرئیلؑ آکر حکم دیدینگے کہ اب اللہ رب العزت کی طرف سے یہ حکم آگیا ہے۔ آپ اصول کرلیجئے کہ تمہارے اوپر فرض ہے۔

یہ لفظ خشیت کا مع اصل اور نتیجہ ہے تو حضرت عمرؓ گویا فرمانے لئے کہ دیکھو اب ختم نبوت ہے اب حضور کے بعد نیا نبی نہیں آسکتا جبرئیل نہیں آسکتا وحی نہیں آسکتی تو لہذا حضرتِ رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے جانے کے بعد ہمیں حضور ﷺ نے لفظ خشیت کہکر یہ ارشاد اور اشارہ فرمایا تھا کہ میرے بعد تم اسکو باجماعت روزانہ کی بنیاد پر رمضان میں پڑھنا کیو میرے دور میں تو وحی اتر سکتی ہے میرے بعد وحی نہیں اتر سکتی اس دلیل کو صحابہ کرام نے بہت پسند فرمایا۔ اور اسکو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں باقاعدہ شروع کردیا گیا۔

مسجد کے اندر باجماعت تراویح کی جماعت شروع ہوئی ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور سے لیکر آج تک مسلمان بیس رکعت تراویح کو با جماعت پڑھتے ہیں

غیر مقلدین سے اگر بات ہو۔ اس تمہیدی بات میں میں ایک بات عرض کردوں غیر مقلدین کو آپ یہ بات کرسکتے ہیں کہ جنابِ محترم آپ کہتے ہیں ہم حضرت عمرؓ کا کلمہ نہیں پڑھا اس لئے ہم حضرت عمرؓ والی بیس رکعت نہیں مانتے۔ ہم تمہارا یہ جھوٹ مان لیتے ہیں کہ حضرت عمر نے بیس شروع کیا ہے پہلے آٹھ تھا۔ یہ جھوٹ ہم مان لیتے ہیں اگر چہ بات ایسی نہیں ہے شروع سے بیس چلا ہے۔

حضرت عمرؓ نے تعداد رکعت نہیں بڑھائی حضرت عمرؓ نے جو کام کیا وہ ہم بتاتے ہیں ہم کہتے ہیں ہم تمہارا جھوٹ مان لیتے ہیں۔ لیکن ہمارا سوال یہ ہیکہ حضرت عمرؓ نے پانچ کام یہاں کئے ہیں بقول تمہارے۔ ہمارے مطابق تو چار ہے تم پانچ کاموں میں تم چار کام حضرت عمرؓ کے مان رہے ہو پانچواں کیو نہیں مان رہے؟

نمبر ایک تم کہتے ہو حضرت عمرؓ نے آٹھ کو بیس کیا

نمبر دو حضرت عمرؓ نے گھر والی نماز کو مسجد میں قرار دیا

نمبر تین حضرت عمرؓ نے پورہ مہینہ کرایا

نمبر چار حضرت عمرؓ نے باجماعت کرایا ہے

~~نمبر پانچ حضرت عمرؓ نے اسکو رمضان المبارک کی مسجد اول لیل میں شروع قرار دیا ہے۔ سوری~~

نمبر پانچ حضرت عمرؓ نے پورا قرآن ختم کرانے کی بات کی ہے

تو حضرت عمرؓ سے تم پورا قرآن ختم کرتے ہو
اس سے یہ روایت لیتے ہو۔ حالانکہ حضورؐ کے دور میں پورا قرآن تراویح میں ختم نہیں ہوتا تھا۔
حضرت عمرؓ سے یہ بات لیتے ہو کہ حضرت عمرؓ نے گھر والی نماز کو مسجد لائے ہیں
نمبر تین حضرت عمرؓ نے اکیلی نماز کو جماعت میں لائے ہیں
نمبر چار حضرت عمرؓ نے اس نماز کو پورہ مہینہ شروع کرادیا ہے

پورہ مہینہ ، ختم قرآن ، باجماعت، اور مسجد

یہ چاروں چیزیں آپ حضرت عمرؓ سے لے لیتے ہیں تو اگر پانچوی چیز بھی حضرت عمرؓ کی ہوتی کہ وہ آٹھ کو بیس کئے تو یہ آپ کیو نہیں لیتے اگر آپ دعویٰ کرتے ہو کہ اہل حدیث کے دو اصول اطیعوا اللہ و اطیع الرسول ہیں تو حضرت عمر سے ثابت ہے کہ انہوں نے اکیلی نماز کو باجماعت کرایا حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو باجماعت کا حکم نہیں دیا تھا
تم باجماعت حضرت عمرؓ کے کہنے پر کیو مانتے ہو؟

حضرت عمرؓ نے گھر کی جماعت کو مسجد میں لایا
آپ حضرت عمرؓ کی یہ بات کیو مانتے ہو؟

حضرت عمرؓ نے پورا قرآن ختم کرایا ہے
آپ حضرت عمرؓ کی یہ بات کیو مانتے ہو؟

حضرت عمر نے باجماعت کے اندر یہ جو پورا قرآن کے ساتھ مسجد
کی پابندی شروع کرائی ہے
یہ بات حضرت عمرؓ کی آپ کیو مانتے ہو؟

حضرت عمرؓ سے اتنی باتیں لی جا سکتی ہے
تو اگر بیس رکعت والی بات بھی حضرت عمرؓ کی ہوتی
تو حضرت عمرؓ سے یہ بات بھی لی جا سکتی تھی

لہذا اس طرح کی غلط باتیں مت کریں
بات وہ کریں جو سمجھ آسکے

جمع و ترتیب :- منتظمین /
شاگردان قریشی گروپ

18 / اپریل/ 2018